8 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) بینکنگ سروسز کارپوریشن (بی ایس سی) نے ادارے کو جدید اور پیشہ ورانہ اہلیت کا حامل بنانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں تاکہ یہ اپنے وظائف مزید مؤثر اور کارگر انداز میں پورے کر سکے۔ م س 11ء کے دوران بی ایس سی نے جن دائروں میں ذمہ داریاں انجام دیں ان میں کرنسی مینجمنٹ، وفاقی اور صوبائی حکومتوں/کمرشل بینکوں کو بینکاری خدمات کی فراہمی اور اسٹیٹ بینک کو وہ عملی مدد شامل ہے جو زرمبادلہ، برآمدی مالکاری، ترقیاتی مالکاری، وغیرہ جیسے شعبوں میں اس کی پالیسیوں پر عملدرآمد کے لیے اسے فراہم کی گئی۔

دور رس مقاصد اور ادارہ جاتی ترقی کے لیے وظائف کی ترتیبِ نو کا سلسلہ جاری رہا جس کی مدد سے بی ایس سی نے ہر فنکشن میں مرکزی استعداد کے ذریعے بین الوظائف ہم کاری (cross functional synergy) حاصل کی۔ انتظامیہ میں ردّوبدل کے منصوبوں کی تعمیل کے لیے زیادہ تر حکمت عملیاں کرنسی مینجمنٹ اور بینکنگ آپریشنز کے استحکام کی غرض سے تشکیل دی گئیں کیونکہ بی ایس سی کی بیشتر ذمہ داریاں انہی دو دائروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

بی ایس سی نے مؤثر نگرانی کے ذریعے ملک میں کرنسی کی دستیابی کو یقینی بنایا۔ م س 11ء کے دوران بینکوں، مختلف سرکاری محکموں اور متعلقہ فریقوں کو تقریباً 1,929 ملین کرنسی نوٹوں کے ذریعے 380 ارب روپے جاری کیے گئے۔ مذکورہ نئے نوٹوں میں خصوصاً چھوٹی مالیت کے نئے نوٹ 2010ء کے رمضان/عید الفطر کے موقع پر جاری کیے گئے جن کی مجموعی مالیت 95.3 ارب روپے بنتی ہے، 2009ء میں ان مواقع پر 74.4 ارب روپے کے نئے نوٹ جاری کیے گئے تھے۔

''صاف نوٹ کی پالیسی'' کے تحت بی ایس سی نے اپنے فیلڈ دفاتر کے ٹریژری یونٹوں کے توسط سے دوران سال کمرشل بینکوں کی (زائد از 10,000 میں سے) 5,098 برانچوں کا معائنہ کیا اور کیش مینجمنٹ کا ریکارڈ ملاحظہ کیا جس کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کی ہدایات کی خلاف ورزی پر مجموعی طور پر 99 لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ بی ایس سی نے ''2011ء پاک چین دوستی کا سال'' کے نام سے اور ''لارنس کالج گھوڑا گلی، مری کے قیام کے 150 ویں سال کی تکمیل'' پر 20، 20 روپے کے یادگاری سکے تقسیم کیے۔ سال کے دوران پانچ روپے کے نوٹ اور 500 روپے کے پرانے ڈیزائن کے نوٹ کی واپسی کا عمل بھی بی ایس سی کے تعاون سے جاری رہا۔ م س 11ء کے دوران بینک نوٹوں کے حفاظتی خواص اور نوٹوں کی دیکھ بھال سے متعلق پہلوؤں کے بارے میں آگاہی کی مہم کے سلسلے میں 150 پروگرام منعقد کیے گئے۔

بی ایس سی ملک کے مالی نظام کے شرکا، مثلاً وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں اور ان سے منسلک محکموں مثلاً پاکستان ریلویز، فوجی محکمہ جات اور مرکزی محکمہ قومی بچت کو بینکاری اور ادائیگی کے تصفیے کی مختلف خدمات لین دین کی صورت میں فراہم کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک کے مابین معاہدے کی رُو سے بی ایس سی نے نیشنل بینک کی تجوری برانچوں کو ان علاقوں میں حکومت کی ٹریژری کے طور پر کام کرنے کا اختیار دیا ہے جہاں بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر واقع نہیں ہیں چنانچہ وہ مختلف سرکاری محاصل جمع، اخراجات کی ادائیگی اور دیگر بینکاری خدمات فراہم کرتی ہیں۔ م س 11ء کے دوران بی ایس سی دفاتر نے تقریباً 57.9 لاکھ سرکاری وصولیوں/ادائیگیوں سے متعلق لین دین کیے۔ ملک بھر میں واقع بی ایس سی دفاتر نے حکومت کی طرف سے جو ٹیکس محاصل جمع کیے اور متعلقہ کھاتوں میں منتقل کیے ان کی مجموعی مالیت 1,618 ارب روپے تھی جبکہ گذشتہ برس یہ رقم 1,364 ارب روپے تھی، اس طرح سرگرمی میں 18.6 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ بی ایس سی دفاتر نے م س 11ء میں حکومت کی جانب سے 76.6 ارب روپے کی ادائیگیاں بھی انجام دیں جو گذشتہ برس 54.7 ارب روپے تھیں۔ 'ای ٹیکس' ادائیگی پر کامیاب عملدرآمد کے بعد فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے بی ایس سی میں دورانِ سال برقی سہولتی مرکز (E-facilitation center) بھی قائم کیا جس سے ادائیگی میں ٹیکس گزاروں کو آسانی ملی۔ بی ایس سی کے کراچی، لاہور، اسلام آباد اور راولپنڈی دفاتر میں ''کلیکشن آٹومیشن پروجیکٹ۔ ٹو'' (CAP-II) پر کامیاب عملدرآمد کے بعد اسے بقیہ شہروں تک توسیع دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

بی ایس سی نے انعامی بانڈ کی رقم جیتنے والوں کے مجموعی طور پر 11 لاکھ 85 ہزار 706 کیسز کی ادائیگی کی جو 11.31 فیصد اضافہ ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران بی ایس سی دفاتر سے 18.049 ارب روپے مالیت کے 14,057 اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ، جبکہ 5.228 ارب روپے مالیت کے 8,015 ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ فروخت کیے گئے۔ نیشنل انسٹی ٹیوشنل

فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی، نفٹ) اپنے کاموں کی انجام دہی میں جو مالی آلات استعمال کرتا ہے بی ایس سی دفاتر ایک ملک گیر میکانزم کے ذریعے ان کی خودکار پروسیسنگ کی نگرانی بھی کرتے ہیں جس سے کمرشل بینکوں کے مابین لین دین کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ م س11ء کے دوران ''نفٹ'' کے ذریعے تصفیہ پانے والے مالی آلات کی مجموعی تعداد 72,179,730 تھی جبکہ گذشتہ برس یہ تعداد 72,049,93 رہی تھی۔ بی ایس سی پاکستان کے مالی نظام کے بنیادی ڈھانچے کا اہم حصہ یعنی بروقت مجموعی چکتائی (آر ٹی جی ایس) کا نظام بھی چلاتا ہے جسے ہاتھ کے ہاتھ ادائیگیوں اور تصفیے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ م س11ء میں بروقت مجموعی چکتائی کے لین دین کی ماہانہ اوسط قدر 2,585.1 ارب روپے اور تعداد 18,457 رہی۔

شرح مبادلہ کے انتظام کی پالیسیاں اسٹیٹ بینک بناتا ہے جبکہ زرمبادلہ سے متعلق عملی امور بی ایس سی سنبھالتا ہے۔ قانون شکن برآمد کنندگان اور مجاز ڈیلروں کو م س11ء کے دوران تقریباً 10,096 نوٹس جاری کیے گئے جبکہ زرمبادلہ عدالتوں میں 3,818 شکایت درج کرائی گئیں۔ بی ایس سی نے دوران سال برآمدات کے بیرون ملک پھنسے 3.75 کروڑ ڈالر کی واپسی میں معاونت کی، گذشتہ برس یہ رقم 2.93 کروڑ ڈالر تھی۔ برآمدی بیش میعاد کے تقریباً 4,274 کیسز کو وی 15[1] اور وی 16[2] گوشواروں میں نمٹایا گیا جبکہ م س11ء کے دوران ای ای I / ای ایف I گوشواروں میں 497,053 اندراجات کیے گئے، اس طرح برآمدی مالکاری اسکیم کے استعمال کی نگرانی، اور اس اسکیم کے ''جز ودوم'' کے تحت نئی حدود کے تعین میں معاونت کی گئی۔ برآمدات سے متعلق وفاقی حکومت کی مختلف اسکیموں کے تحت مالی ترغیبات کی ادائیگی کے 115,776 کیسز دوران سال نمٹاتے ہوئے ادائیگیاں کی گئیں۔

بی ایس سی نے ملک میں مالی شمولیت بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالکاری گروپ (ڈی ایف جی) کے اقدامات میں معاونت جاری رکھی۔ شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری (ڈی ایف ایس ڈی) اور اس کے فیلڈ یونٹوں نے اسٹیٹ بینک اور مالی شعبے کی پالیسیوں کے فروغ، آگاہی پھیلانے اور اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں، اسکیموں اور اقدامات کے بارے میں عام لوگوں کا ردعمل جاننے کے لیے دوران سال ترقیاتی مالکاری کی مختلف سرگرمیاں/ اقدامات کیے۔ بی ایس سی دفاتر میں مختلف فوکس گروپوں کی 72 میٹنگیں منعقد ہوئیں جن میں متعلقہ فریقوں کے پیش کردہ متعدد مسائل، تجاویز اور سفارشات ڈی ایف جی کے متعلقہ شعبوں کو حل، اور پالیسی رہنمائی/ ترامیم کے لیے بھیجی گئیں۔ اسی طرح آگاہی اور اطلاعات کے پھیلاؤ کی لگ بھگ 386 سرگرمیاں بھی ملک بھر میں ہوئیں۔ استعداد بڑھانے کی غرض سے مجموعی طور پر 48 تربیتی پروگرام ہوئے جن سے تقریباً ایک ہزار بینک افسران نے فائدہ اٹھایا۔

بی ایس سی کے شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری نے اسٹیٹ بینک کو اس کی مختلف مالکاری اسکیموں پر عملدرآمد کے ضمن میں بھی تعاون فراہم کیا۔ م س11ء کے دوران بی ایس سی دفاتر نے برآمدی مالکاری اسکیم (جز واوّل و دوم) اور آئی ای آر ایس کے تحت گرانٹس، باز ادائیگی، مشاہرے (منافع میں حصہ)، جرمانے اور رقم لوٹانے سے متعلق مجموعی طور پر 146,275 لین دین انجام دیے جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد 171,193 تھی۔ اسی طرح طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت گرانٹس، باز ادائیگی، مشاہرے (منافع میں حصہ) سے متعلق 14,794 لین دین انجام دیے گئے جبکہ گذشتہ برس یہ تعداد 10,022 تھی۔ نیز، بی ایس سی دفاتر نے زیر جائزہ عرصے کے دوران ''برآمدی مالکاری شرح سود کی سہولت'' کے تحت ایک ارب 24.4 کروڑ روپے مالیت کے 8,942 کیسز نمٹائے جبکہ ٹیکسٹائل سیکٹر کے لیے طویل مدتی قرضہ جاتی اسکیم کے ''برآمدی مالکاری شرح سود کی سپورٹ'' کے تحت 33 کروڑ روپے مالیت کے 532 کیسز نمٹائے گئے۔

م س11ء کے دوران بی ایس سی دفاتر کے ترقیاتی مالکاری ڈویژن نے ملک بھر کے کمرشل بینکوں کی 269 برانچوں پر برآمدی مالکاری کے 14,181 کیسز کی برمقام توثیق بھی کی جس کا مقصد یہ جانچ کرنا تھا کہ یہ بینک اور برآمد کنندگان اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اور اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیموں (جز واول ودوم) میں دی گئی ہدایات پر آیا عمل کر رہے ہیں یا نہیں، چنانچہ مذکورہ ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والوں سے 92 لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ دوران سال ہر بینک کی الگ الگ برمقام 27 جامع توثیقی رپورٹیں تیار کر کے اسٹیٹ بینک کے شعبہ انفراسٹرکچر، مکاناتی اور ایس ایم ای مالکاری کے حوالے کی گئیں۔

اسٹیٹ بینک نے برطانیہ کے محکمہ بین الاقوامی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے کریڈٹ گارنٹی کی دو اسکیمیں شروع کیں، دسمبر 2008ء میں ''خرد مالکاری قرضہ ضمانت کی

1 مجاز ڈیلروں کی جانب سے ایف ای او ڈی کو دیا گیا برآمدی بیش میعاد کیسز کی تفصیلات پر مبنی سالانہ گوشوارہ۔

2 مجاز ڈیلروں کی جانب سے ایف ای او ڈی کو دیا گیا برآمدی بیش میعاد کیسز کی تفصیلات پر مبنی ماہانہ گوشوارہ۔

سہولت' (ایم سی جی ایف) اور 19 مارچ 2010ء کو' قرضہ ضمانت اسکیم برائے خرد اور دیہی کاروبار' جاری کی گئی جس کا مقصد ان دو ترجیحی شعبوں کو رقوم کی فراہمی کے ضمن میں بینکوں کے ساتھ خطرۂ قرض میں ساجھے داری ہے (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے **سیکشن 2.11 مالکاری تک رسائی میں بہتری**)۔ ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری نے ان دونوں اسکیموں کے تحت جاری کی گئی ضمانتوں کے عملی پہلوؤں کو نمٹانے کے ساتھ ساتھ ضمانتی رقوم کا بھی انتظام سنبھالا۔

اسٹیٹ بینک کی تنظیمِ نو کے نتیجے میں ایس بی پی کے شعبہ بزنس سپورٹ سروسز کے وظائف بی ایس سی کو سونپ دیے گئے۔ یہ وظائف انتظامِ جائیداد و دیکھ بھال (بشمول لرننگ ریسورس سینٹر)، فیسیلیٹی سپورٹ سروسز (بشمول ڈے کیئر سینٹر) اور پروکیورمنٹ (بشمول ایسیٹ کوآرڈی نیشن) جیسے امور سے متعلق تھے جو ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 5 (2) کے تحت ایس بی پی بی ایس سی کے سپرد کردیے گئے۔ اسٹیٹ بینک کی تنظیمِ نو کے بعد بی ایس سی کا شعبہ جنرل سروسز ان وظائف کی نگرانی کررہا ہے۔

بینکنگ سروسز کارپوریشن کو متحرک اور کارگر ادارے میں ڈھالنے کے لیے بی ایس سی نے مینجمنٹ کے وژن کے مطابق ایچ آر کے بارے میں اہم اقدامات کی کوششیں کی ہیں۔ بی ایس سی کی داخلی استعداد بڑھانے کے لیے' ینگ پروفیشنلز انڈکشن پروگرام' (وائی پی آئی پی) کے تحت 59 انتظامی تربیت یافتگان کے پہلے گروپ کو تربیت کے بعد دوران سال بینک میں لایا گیا ہے۔ م س 11ء کے دوران دو پالیسیاں بی ایس سی میں متعارف کرائی گئیں، ایک پالیسی' دفاتر میں خواتین کے لیے ہراس سے تحفظ کے ایکٹ، 2010ء' کی تعمیل کے لیے لائی گئی جبکہ دوسری' ملازمین کی شکایات نمٹانے کی پالیسی' تھی۔

م س 11 میں اپنائی گئی نئی پروموشن پالیسی کے نتیجے میں آفیسر کیڈر کے 234 اور کلیرکل/نان کلیریکل کیڈر کے 180 یعنی مجموعی طور پر 414 ملازمین کو اگلے گریڈ میں ترقی دی گئی، اس طرح درمیانی سے سینئر سطح کے عہدوں کا دیرینہ خلا پُر کرنے میں مدد ملی۔ کیش سائیڈ میں کام کرنے والے ٹریژری آفیسرز (ٹی او) اور اسسٹنٹ ٹریژری آفیسرز (اے ٹی او) کی کیریئر سازی کے لیے بھی پالیسی متعارف کرائی گئی ہے جس کے تحت ان کی خدمات ایک مقابلے کے ذریعے جنرل سائڈ کو منتقل کی جاسکیں گی۔

بی ایس سی نے ادارہ جاتی استعداد بڑھانے پر اپنی توجہ برقرار رکھی اور کارکنوں کی تربیتی ضروریات کو ادارے کی ضروریات سے ہم آہنگ بناتے ہوئے کارکنوں کی مہارت میں اضافہ کیا۔ م س 11ء کے دوران سافٹ اسکلز اور ذمہ داری سے مخصوص پروگراموں کے تحت مجموعی طور پر 1,667 افسران کو تربیت دی گئی، اس کے علاوہ' وائی پی آئی پی' کے تحت بھرتی شدہ 59 افسران کو تربیت فراہم کی گئی۔ بعد از تربیت قدر پیمائی کے لیے سوالنامہ تیار کرکے آزمایا گیا، اس سے ٹرینی، ٹرینر، کورس میٹریل، آئندہ تربیتی ضروریات وغیرہ جیسے پہلوؤں کے تجزیے میں مدد ملے گی۔

مستقبل میں بھی بی ایس سی خود کو مزید فعال، ٹیکنالوجی کے بل پر آگے بڑھنے والا ایسا سرکاری ادارہ بنانے کی کوششیں جاری رکھے گا جس کا روپ نجی شعبے کے کسی ادارے کی مانند ہو۔ متعلقہ فریقوں کو بہتر خدمات کی فراہمی کی خاطر خودکاری میں اضافے، میرٹ پر مبنی پالیسیوں اور ایچ آر کی مہارت میں جدت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔